میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

جمعہ، 19 جمادی الاول، 1440ھ | 25/01/2019 | نمبر: 1440/27

حکومت کی پالیسیاں مزید معاشی بدحالی کا سبب بنیں گی کیونکہ ان پالیسیوں کی بنیاد ہمارے مفاد نہیں بلکہ آئی ایم ایف کی ترجیحات ہیں

24 جنوری 2019 کو وزیر خزانہ اسد عمر نے پچھلی تین دہائیوں کی معاشی ناکامیوں پر تنقید کرتے ہوئے یہ واضح کیا کہ حکومت کی معاشی توجہ "اخراجات اور محاصل میں عدم توازن کی وجہ سے ہونے والے بجٹ خسارے، درآمدات کے مقابلے میں برآمدات میں اضافے اور سرمایہ کاری میں اضافے" پر ہوگی۔ اسد عمر نے آئی ایم ایف کے ساتھ چلنے والی بات چیت کی تصدیق کی جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آئی ایم ایف کی ترجیحات نے حکومت کی ترجیحات کا تعین کیا ہے۔ لیکن آئی ایم ایف کی ترجیحات ڈالر میں ہونے والی بین الاقوامی تجارت کا تحفظ کرنا ہے جس سے درحقیقت پاکستان کی مقامی ضروریات نظر انداز اور معاشی بدحالی میں اضافہ ہوتا ہے۔

"بجٹ خسارے" کے حوالے سے آئی ایم ایف کی ترجیح ہے کہ سودی قرضوں کو ڈالر میں واپس کرنے کی حکومتی استعداد میں اضافہ ہو۔ لہٰذا آئی ایم ایف سبسڈی کے خاتمے اور ٹیکسوں میں اضافے کا مطالبہ کرتی ہے۔ لیکن ٹیکسوں میں اضافے اور سبسڈی میں کمی کی وجہ سے معیشت دشواری کا شکار ہونا شروع ہو جاتی ہے کیونکہ اشیاء کی پیداواری لاگت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جہاں تک "برآمدات (exports) کے مقابلے میں درآمدات (imports) میں اضافے" کا معاملہ ہے، تو آئی ایم ایف کی ترجیح یہ ہوتی ہے کہ مقامی کرنسی کی قدر میں کمی کی جائے کیونکہ وہ یہ دعوی کرتے ہیں کہ اس طرح بیرونی درآمد کنندگان (foreign importers) کے لیے ملکی اشیاء سستی ہو جائیں گی اور یوں حکومت کو زیادہ برآمدات (exports) اور ڈالر حاصل کرنے کا موقع ملے گا۔ لیکن کرنسی کی قدر میں کمی کی وجہ سے پیداواری لاگت میں اضافہ ہو جاتا ہے جس سے برآمدات (exports) پر منفی اثر پڑتا ہے اور مہنگائی کی لہر پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ جہاں تک "سرمایہ کاری میں اضافے" کا تعلق ہے تو آئی ایم ایف کی یہ ترجیح ہوتی ہے کہ حکومتی اثاثوں کی نجکاری کی جائے تاکہ ان کی فروخت سے حاصل ہونے والے پیسے کو قرضوں کی ادائیگی پر خرچ کیا جاسکے۔ لیکن نجکاری کی وجہ سے ان اداروں سے حکومت جو محاصل حاصل کر سکتی تھی وہ اُن سے محروم ہو جاتی ہے جس کے نتیجے میں حکومت کا انحصار ٹیکسوں اور سودی قرضوں پر مزید بڑھ جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نجکاری کے عمل کی وجہ سے مقامی اثاثوں کی ملکیت بیرونی سرمایہ کاروں کے ہاتھ میں چلی جاتی ہے جو مقامی کمپنیوں کو مارکیٹ سے باہر نکال دیتے ہیں کیونکہ ان کے پاس زیادہ وسائل ہونے کی وجہ سے مقامی کمپنیاں ان کا مقابلہ ہی نہیں کر پاتیں۔

اے پاکستان کے مسلمانو! پی ٹی آئی کی حکومت نے آپ سے "تبدیلی" کا وعدہ کیا تھا لیکن یہ بھی وہی کام کر رہے ہیں جو ان سے پہلے کے حکمران کرتے رہے ہیں۔ یہ حکومت پچھلی دہائیوں کی معاشی ناکامیوں کا ماتم کر رہی ہے لیکن ان ناکامیوں کی اصل وجہ کو اپنائے ہوئے ہے یعنی آئی ایم ایف۔ لہٰذا اس حکومت کی پالیسیاں بھی سابقہ استعماری ایجنٹ حکومتوں جیسی ہی ہیں لیکن یہ بیوقوفانہ حکومت یہ توقع رکھتی ہے کہ اس بار نتیجہ مختلف نکلے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ "مؤمن ایک ہی سوراخ سے دو بار ڈسا نہیں جاتا" (بخاری، مسلم)۔

حقیقی تبدیلی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ نبوت کے طریقے پر خلافت قائم کرکے اسلام کا معاشی نظام نافذ کیا جائے۔ خلافت سودی قرضوں کے نظام کو مسترد کر دے گی جس نے پاکستان کے وسائل کو کھا لیا ہے۔ خلافت اسلامی محاصل کے نظام کو نافذ کرے گی اور توانائی اور معدنی وسائل کو عوامی ملکیت قرار دے گی تاکہ ان سے حاصل ہونے والے فوائد سے پورا معاشرہ مستفید ہوسکے۔ خلافت سونے اور چاندی کو کرنسی قرار دے گی جس سے قیمتوں میں استحکام آئے گا۔ اور خلافت معیشت کے ان شعبوں میں خود کردار ادا کرے گی جہاں بہت زیادہ سرمایہ کاری درکار ہوتی ہے، جیسا کہ بھاری صنعتیں، ریلوے، ٹیلی کمیونیکیشن، ٹرانسپورٹ وغیرہ، تاکہ ان سے حاصل ہونے والے بھاری محاصل سے وہ اپنی ذمہ داریاں لوگوں پر ٹیکس کا بوجھ ڈالے بغیر ادا کر سکے۔

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس